

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ننگے سر نماز پڑھنا منع ہے

ٹوپی اور عمامہ کے ہوتے ہوئے
ننگے سر نماز پڑھنا ناجائز و مکروہ ہے

تألیف

استاذ العُلَمَاء، شیخ الحدیث حضرت علامہ

محمد عبدالحق علوی

ناشر

جامِ معمر فیاض العلوفہ رائیونڈ پیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سوال

خدمت عالیٰ حضرت شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد عبد الغفور الوری صاحب
(مہتمم جامعہ مجددیہ فیاض العلوم رائیونڈ لاہور)

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جناب عالیٰ!

مودباً نگراں ہے کہ آج کل نگے سر نماز پڑھنے کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے چند سوالات ہیں جن کا جواب باصواب نمبر وار قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی روشنی میں مفصل و مدلل ارشاد فرمائے گئے ہوں۔

سوال (۱) حضرت صاحب! ٹوپی اور عمامہ کے ہوتے ہوئے نگے سر نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟

سوال (۲) قرآن و حدیث یا فقہ حنفی میں کہیں نگے سر نماز پڑھنے کا حکم ہے؟

سوال (۳) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپ کے صحابہؓ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے اس صورت میں اس طرح نگے سر نماز خود پڑھی یا پڑھنے کا حکم دیا؟

سوال (۴) کیا نماز کے علاوہ بھی عام حالات میں عوام و خواص کے سامنے نگے سر آنا جانا یا پھر ناپسندیدہ ہے یا سرڑھانپ کریں؟

السائلین مقتدى یاں مسجد جامع فیاض العلوم رائیونڈ لاہور

الْجَوَابُ وَهُوَ التَّوْفِيقُ لِلصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ کے نمبر وار سوالات کے نمبر وار جوابات ملاحظہ ہوں

(الجواب ۱) ٹوپی اور عمامہ کے ہوتے ہوئے نگے سر نماز پڑھنا ناجائز و مکروہ ہے۔ ملاحظہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کافر مان ہے دیکھتے پارہ رکوع ۱۰ سورہ اعراف ۷ آیت نمبر ۳۱

يَسِّئُ أَدْمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

ترجمہ: اے اولاد آدم! زیب تن کر لیا کرو اپنا بس ہر نماز کے وقت۔ (البیان)
اس ارشادِ خداوندی میں واضح حکم ہے کہ ہر نماز کے وقت اپنا بس پہن لیا کرو
جیسا کہ اس کے تحت تفسیر ابن عباس صفحہ نمبر ۱۰۰ میں ہے کہ

(يَسِّئُ أَدْمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ الِّبِسُوْثِيَا بِكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) عِنْدَ كُلِّ وَقْتٍ صَلَاةً وَطَوَافِ

ترجمہ: یعنی اے اولاد آدم پہن لیا کرو اپنا بس ہر نماز و طواف کے وقت۔

یہ خُذُوا زِینَتَكُمْ میں خُذُوا امر ہے جو کہ واجب کے لیے ہوتا ہے تو ثابت ہوا کہ
اللہ تعالیٰ نماز میں زینت اختیار کرنے کو لازم فرمرا رہا ہے اور اسی کے مطابق
ملاحظہ ہوں دیگر تفاسیر:

تفسیر ابن عباس	صفحہ ۱۰۰	مکتبہ التجاریۃ الکبریٰ مصر
تفسیر کبیر	جلد ۱۳ صفحہ ۵	مطبع دارالكتب العلمية بیروت
تفسیر بغوی	جلد ۲ صفحہ ۱۳۰	مطبع دارالكتب العلمية بیروت
تفسیر فتح القدیر	جلد ۲ صفحہ ۲۵۳	مطبع دارالكتب العلمية بیروت
تفسیر روح البیان	جلد ۳ صفحہ ۱۶۲	مطبع دارالكتب العلمية بیروت
تفسیر ابن کثیر	جلد ۲ صفحہ ۲۵۳	مطبع دارالكتب العلمية بیروت
تفسیر خازن	جلد ۲ صفحہ ۱۹۷	مطبع دارالكتب العلمية بیروت
الجامع لاحکام القرآن	جلد ۳ صفحہ ۲۲۸	مطبع داراحیاء التراث العربي بیروت
تفسیر مظہری	جلد ۳ صفحہ ۳۶۵	مطبع داراحیاء التراث العربي بیروت
تفسیر نسفی	جلد ۲ صفحہ ۵۰	مطبع دارالكتب العربي بیروت
تفسیر حسینی	جلد اول صفحہ ۳۰۳	مطبع منتی نوکلشور لکھنؤ

تفسیر مواہب الرحمن	جلد ۸ صفحہ ۱۰۸	مطبع رشید یہ لاہور
تفسیر ضیاء القرآن	جلد ۲ صفحہ ۲۵	مطبع ضیاء القرآن لاہور
تفسیر نعیمی	جلد ۸ صفحہ ۳۶۲	مطبع نعیمی کتب خانہ گجرات
تفسیر کشف الاسرار	جلد ۳ صفحہ ۵۹۱	مطبع مؤسسه انتشارات امیرکپور تہران
قرآن مجید اور تفاسیر سے واضح ہو گیا کہ انسان کا لباس انسان کی زینت ہے جس کا اللہ تعالیٰ حکم فرم رہا ہے۔ یہ بالبداہت واضح ہے کہ باقی لباس پہنا جائے اور سرنگا کر دیا جائے تو پھر زینت نہیں رہتی۔ ان شاء اللہ جس کا آگے بد لائل بیان آرہا ہے۔		
جب نگے سر نماز پڑھنے کا روانج ڈالا جائے گا جو کہ قرآن و تفسیر کی رو سے جائز نہیں تو بڑوں کو دیکھ کر چھوٹے بھی اسی طرح نگے سر نماز پڑھنا شروع کر دیں گے۔ کیونکہ چھوٹے بڑوں کے طریقے پر چلتے ہیں جس کا سارا گناہ اس رسم کو ایجاد کرنے والوں کے سر ہو گا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے		

وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ

بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَقْصَصَ مِنْ أَذْرَارِهِمْ شَيْءٌ ۖ

ترجمہ: یعنی جس نے اسلام میں براطريقہ جاری کیا اس پر اس کا گناہ ہے اور جس نے بعد میں اس پر عمل کیا اس کا گناہ بھی اُسی پر ہے بغیر اس کے کہ بعد والے کے گناہ میں کی ہو۔

مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۹۶ حدیث نمبر ۱۰۱ مطبع درالكتب العلمية بیروت مشکوٰۃ المصالح جلد اول صفحہ ۲۱، ۲۱ حدیث نمبر ۲۰ مطبع درالكتب العلمية بیروت **(الجواب ۲)** قرآن و حدیث یافتہ ختنی میں کہیں نگے سر نماز پڑھنے کا حکم نہیں بلکہ سر ڈھانپ کر نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ جیسا کہ قرآن و تفاسیر کی رو سے آپ نے ملاحظہ کر لیا۔ ہاں نگے سر نماز پڑھنے کی کراہت و ممانعت ضرور ہے۔ ملاحظہ ہو حکم از حدیث

كَانَ الَّبِيُّ يَأْمُرُ بِسْتُرِ الرَّأْسِ فِي الصَّلَاةِ بِالْعَبَامَةِ أَوِ الْقَلْنَسُوَةِ وَ

يَئُمُّهُ عَنْ كَشْفِ الرَّأْسِ فِي الصَّلَاةِ

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نماز میں عمامہ یا ٹوپی کے ساتھ سر ڈھانپنے کا حکم دیتے تھے اور نگے سر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔

کشف الغمہ جلد اول صفحہ ۸۵
طبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر
اور بہاری شریف جلد ۲ صفحہ ۳۲۹ مطبع بر قی اکبر آباد انڈیا میں ہے کہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَيْلَبِسْ ثُبَيْبَةَ

فَإِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ مَنْ تَزَيَّنَ لَهُ

ترجمہ:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا پہنچتا ہے تو اپنے دونوں کپڑے پہن لے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات زیادہ حق دار اُس سے جس کے لیے زینت کی جائے۔

کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۳۵
طبع دارالكتب العلمية بیروت

بہاری شریف جلد ۲ صفحہ ۳۲۹
طبع بر قی اکبر آباد انڈیا

بیہقی شریف جلد ۲ صفحہ ۳۳۳
طبع دارالكتب العلمية بیروت

مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۱۳۵
طبع دارالكتب العلمية بیروت

مجمع اوسط جلد ۶ صفحہ ۳۵۱
طبع دارالكتب العلمية بیروت

نیز امام بخاری علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بحضور نبوی سوال کیا کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنی جائز ہے؟ فرمایا کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟ پھر ایک شخص نے یہی مسئلہ جناب عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا

فَقَالَ إِذَا وَسَعَ اللَّهُ فَأَوْسِعُوا

ترجمہ:- جب اللہ تعالیٰ تم کو فراغی دے تو تم بھی فراغی کرو۔ (یعنی جب تمہیں کپڑوں کی وسعت ہو تو پھر اتنے کپڑوں میں نماز پڑھو جن میں نماز مستحب اور اللہ (جل جلالہ) و رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پسند ہو۔)

مطبع نور محمد اصحاب المطابع کراچی
بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۳
جیسا کہ امام کاسانی علیہ الرحمہ بدائع الصنائع میں فرماتے ہیں کہ

الْمُسْتَحِبُّ أَنْ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي ثَلَاثَةِ آتُوا بِقَبِيْعِصَ وَإِذَا رَدَ وَعِيَامَةٌ

ترجمہ: مستحب یہ ہے کہ آدمی تین کپڑوں قبیض، تہبند اور عمامہ میں نماز ادا کرے۔

بدائع الصنائع جلد ۲ صفحہ ۸۸
مطبع دارالكتب العلمیہ بیروت
بحر الرائق جلد ۲ صفحہ ۲۳
مطبع دارالكتب العلمیہ بیروت

نوٹ ان احادیث سے یہ واضح ہو گیا کہ نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام، تابعین اور سلف صالحین کا طریقہ عمامہ یا ٹوپی سے سرڈھانپ کر نماز پڑھنا تھا۔ اس لیے جب انسان کے پاس عمامہ یا ٹوپی کی وسعت ہو تو وہ نگے سر نماز نہ پڑھے بلکہ عمامہ باندھ کر یا ٹوپی پہن کر نماز پڑھے۔

الجواب (۳) ملاحظہ ہوں دلائل فقہیہ جن کی رو سے ٹوپی یا عمامہ ہوتے ہوئے

نگے سر نماز پڑھنا مکروہ و ناجائز ہے۔ کیونکہ حکم شرع کی دو قسمیں ہیں

(۱) مشرع اور (۲) غیر مشرع۔

مشرع مأمورات میں آتا ہے اور غیر مشرع منہیات میں آتا ہے تو مأمورات کی چار قسمیں ہیں: (۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۴) مستحب اور انہی سے متصل ہے مباح۔

اور منہیات کی بھی چار قسمیں ہیں

(۱) حرام (۲) مکروہ تحریکی (۳) اساعت (۴) مکروہ تنزیہ کی

گویا نگے سر نماز پڑھنا غیر مشروع اور ناجائز ہے کیونکہ یہ منہیات میں سے ہے۔
اب نگے سر نماز پڑھنے کے ناجائز و مکروہ ہونے کے ثبوت میں ملاحظہ ہوں فقہی دلائل:
درمتار مع ر� المختار میں ہے

وَتَكُرُّهُ صَلَاةُ حَاسِمَةٍ أَمْ كَشِفَارَأْسَةٍ لِلَّذِكَارِ سُلْطَانُهُ سَقْطَتُ قَلْنَسُوتَهُ

فَإِعْادَتُهَا أَفْضَلُ إِلَّا إِذَا اخْتَاجَتْ لِتَكُونِيْأَوْ عَنِ الْغَيْرِ

درمتار مع ر� المختار جلد ۲ صفحہ ۷۰ مطبع دارالكتب العلمية بیروت
ترجمہ: کامیل (ستی) کے سبب کھلے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے حتیٰ کہ حالت نماز میں اگر
ٹوپی گر جائے تو اس کو اٹھا کر پہن لینا افضل ہے جب کہ لپیٹنے کی اور عملی کشیر کی
ضرورت نہ پڑے۔

اس سے ثابت ہوا کہ ٹوپی گر پڑے تو اس کو اٹھا کر پہن لینا افضل ہوا نسبت نگے سر
نماز پڑھنے کے۔ اگر نگے سر نماز پڑھنا جائز ہوتا تو گری ہوئی ٹوپی کو اٹھا کر پہننا
نقہاء کے نزدیک افضل نہ ہوتا۔

حاشیۃ الطحاوی علی الدر المختار جلد اول صفحہ ۱۷ مطبع مکتبہ رسید یہ سرکی روڈ کوئٹہ، میں
درمتار کی عبارت حَاسِمَةٍ أَمْ كَشِفَارَأْسَةٍ لِلَّذِكَارِ سُلْطَانُهُ سَقْطَتُ قَلْنَسُوتَهُ کے تحت ہے

قُولُهُ (لِلَّذِكَارِ سُلْطَانُهُ سَقْطَتُ قَلْنَسُوتَهُ) أَوْ لِحَرَارَةٍ أَوْ تَخْفِيفٍ كُلُّ شَيْءٍ لَا يُلَائِمُ أَعْمَالَ الصَّلَاةِ وَ

أَفْعَالَ النَّصَلِيْمَ يَكُرُّهُ عَلَى الْأَطْلَاقِ لِأَنَّ الْخُسُومَ خُسُومُ الْقَلْبِ وَ فِي ذَلِكَ

تَرْكُ هَيَّةِ الصَّلَاةِ وَ تَعْظِيْمِهَا -- وَ أَمَّا لِلَّاهَاكَةِ بِهَا فَكُفْرٌ لَا لِلَّهِ هُوَ أَنْ

وَ الْفَرْقُ أَنَّ التَّهَاوِنَ يَرْجُعُ إِلَى الْكَسْلِ وَ الْإِهَانَةَ تَرْجُعُ إِلَى الْإِسْتِخْفَافِ -

ترجمہ:- یعنی ستی کی بناء پر یا گرمی یا آسانی حاصل کرنے کے لیے ہوتوجیز بھی
نماز کے اعمال اور نمازوں کے ان غال کے مناسب نہ ہوتا وہ مطلقاً مکروہ ہے۔ کیونکہ

خشوی توقیبی چیز ہے اور اس نگے سر ہونے میں نماز کی حالت اور اس کی تعظیم کا تذکر لازم آتا ہے۔ اگر یہی اہانت کی بناء پر ہو تو پھر کفر ہے ہاں سُستی یا کاملی کی بناء پر ہو تو کفر نہیں اور تہاون اور اہانت میں فرق یہ ہے کہ تہاون کا مرجع سُستی ہے اور اہانت کا مرجع نماز کو حقیر سمجھنا ہے جو کہ کفر ہے۔ (العیاذ باللہ)

اسی طرح صغيری (کہنا) شرح منیۃ المصلی صفحہ ۲۸ میں یہ حکم بھی ہے

أَنْ رَفْعَ الْقَلْنِسُوَةِ أَوِ الْعِيَامَةِ بِعَيْلٍ قَلِيلٍ إِذَا سَقَطَتْ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ

مَعَ كَشْفِ الرَّأْسِ ۖ

ترجمہ: بلاشبہ نماز میں ٹوپی یا گپٹی گرجائے تو اس کو دوبارہ عمل قلیل کے ساتھ سر پر کھلینا، نگے سر رہنے سے افضل عمل ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے کہ

وَتَكْرَهُ الصَّلَاةُ حَاسِمَةً إِذَا كَانَ يَجِدُ الْعِيَامَةَ وَقُدْفَعَنَ ذَلِكَ تَكَوْسَلًا

أَوْ تَهَاوَنًا بِالصَّلَاةِ

فتاوی عالمگیری جلد اول صفحہ ۱۰۶ مطبع دار المعرفت بیروت

ترجمہ: یعنی اگر کسی کے پاس عمامہ موجود ہو تو سُستی کی وجہ سے یا نماز کو ایک سہل کام سمجھ کر نگے سر نماز پڑھنے تو مکروہ (ناجائز) ہے۔

اور خلاصۃ الفتاوی، جلد اول صفحہ ۵۸ میں ہے

وَمَكْسُوفُ الرَّأْسِ وَهُوَ يَجِدُ الْعِيَامَةَ إِنْ كَانَ تُهَاوَنًا بِالصَّلَاةِ يُكْرَهُ ۖ

ترجمہ: اور عمامہ کے ہوتے ہوئے سُستی سے نگے سر نماز پڑھنا مکروہ (ناجائز) ہے۔

خلاصۃ الفتاوی جلد اول صفحہ ۵۸ مطبع مکتبہ رشید یہ سرکی روڈ کوئٹہ

حر الرائق جلد ۲ صفحہ ۲۵ مطبع دار الکتاب العربیہ الکبری مصر

وَكَذَا يَكْرِهُ مَكْسُوفُ الرَّأْسِ لِتَهَا وَنَالَّا كَاسْلَ

ترجمہ: اور ایسی ہی سُستی اور کامی کی وجہ سے نگے سر نماز پڑھنا مکروہ (نا جائز) ہے۔
صغریٰ شرح منیہ المصلی صفحہ ۱۹۰ میں ہے

وَيَكْرِهُ أَنْ يَصْلِي حَالَتَهَا أَمَّى كَاسِفَارَ أَسَهَ تَكَاسْلًا أَمَّى لَاجْلِ الْكَسْلِ

إِبَانِ اسْتَقْنَقَ تَغْطِيَةً أَدْتَهَا وَنَابَانُ لَمْ يَرِهَا أَمْرًا مُهِمًا فِي الصَّلَاةِ

ترجمہ: سُستی کی بناء پر نگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے باس طور کہ سر کا ڈھانپنا عام طور پر
بوجھ محسوس ہوتا ہو یا ایسی سُستی ہو کہ جس کی وجہ سے لباس کو نماز میں ضروری نہ
سمجھتا ہو۔

مراتی الفلاح صفحہ ۳۰ مطبع دارالكتب العلمیہ میں ہے

فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْفِي أَنْ تُتَرَكَيْنَ لَهُ وَتَكْرِهُ وَهُوَ مَكْسُوفُ

الرَّأْسِ تَكَاسْلًا لِتَرْكِ الْوَقَارِ

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اس کے لیے
زینت اختیار کی جائے اور نگے سر نماز پڑھنا مکروہ (نا جائز) ہے جب کہ سُستی کی
بناء پر ہو کیونکہ اس میں نماز کے وقار کا ترک پایا جاتا ہے۔

حاشیہ طحاوی علی المراتی الفلاح صفحہ ۳۵۹ مطبع دارالكتب العلمیہ میں ہے

وَتَكْرِهُ وَهُوَ مَكْسُوفُ الرَّأْسِ تَكَاسْلًا لِتَرْكِ الْوَقَارِ

ترجمہ: سُستی کی وجہ سے نگے سر نماز پڑھنا مکروہ (نا جائز) ہے کیونکہ اس میں نماز
کے وقار کا ترک پایا جاتا ہے۔

اسی کے تحت حاشیہ طحاوی میں ہے کہ

تَوْلُهُ تَكَاسْلًا إِنْ فَعَلَهُ أَسْتِخْفَافًا كَفَرَ نَعْوُذُ بِاللَّهِ الْحَمْبِيظِ

ترجمہ: اور اگر یہ سُستی کا فعل اس سے نمازوں معمولی سمجھنے کی بناء پر ہو تو کفر لازم آئے گا اس سے اللہ کی پناہ۔

اور حلی کبیر شرح منیۃ الصلی صفحہ ۳۸ مطبع مکتبہ شیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ میں ہے

وَيَكْرِهُ الْلِّبْصَلِيُّ (كُلُّ مَا هُوَ مِنْ أَخْلَاقِ الْجَبَابِرَةِ) عِبُودًا لِأَنَّ الصَّلُوةَ مَقَامٌ

الْتَّوَاضُعُ وَالتَّذَلُّلُ وَالْخُشُوعُ وَهُوَ يُنَافِي التَّكَبُّرَ وَالتَّجَبُّرِ وَيَكْرِهُ (أَنْ يَصْلِي فِي

إِذَا رَأَى حِدَادًا وَفِي سَرَّ أَوْيَلِ فَقَطْ لِيَنِي الصَّحِيحُيْخُيْنِ وَغَيْرِهِيْنَ أَعْنَى إِنْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصْلِيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي التَّوْبَ الْوَاحِدِ

لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَوْءٌ (لَا مِنْ عُذْرٍ بِأَنَّ لَا يَجِدُ غَيْرَهُ فَإِنَّ الْحَرَاجَ

مَدْفُوعٌ وَيَكْرِهُ (أَنْ يَصْلِي حَاسِرَةً) أَعْنَى حَالَ كُونِهِ كَاشِفًا (رَأْسَةَ تَكَاسُلَهُ أَعْنَى

لِأَجْلِ الْكَسْلِ وَبِسَبِيهِ بِأَنَّ اسْتَقْتَلَ تَغْطِيَتُهُ وَلَمْ يَرَهَا أَمْرًا مُهْتَاجِنِي

الصَّلُوةَ فَتَرَكَهَا لِذِلِّكَ وَهَذَا مَعْنَى قُولِهِمْ تَهَاوُنًا بِالصَّلُوةِ وَلَيْسَ مَعْنَاهُ

الْإِسْتِخْفَافُ بِهَا وَالْإِحْسِقَارُ لِأَنَّ ذِلِّكَ كُفْرٌ وَالْعِيَادُ بِاللَّهِ

ترجمہ:- اور نمازی کے لیے مکروہ ہے ہر وہ چیز جو عموماً مغوروں کی عادات سے ہو کیونکہ نمازوں عاجزی، انکساری اور خشوع کا مقام ہے اور وہ تکبر و غور کے منافی ہے۔ اور یہ بھی مکروہ ہے کہ ایک ہی کپڑے یا شوار میں نماز پڑھی جائے نقط جیسا کہ صحیحین وغیرہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جو اس کے کندھے پر بھی نہ آ سکے۔ جبکہ اس کے پاس اس کے علاوہ کپڑا بھی موجود ہو اور یہ بھی مکروہ ہے کہ سُستی کی بناء پر سر سے نگا نماز پڑھے۔ بسبب اسی کے سرڈھانپنے کو بوجھ محسوس کرے اور نماز میں کوئی امر ضروری نہ

سمجھے تو اس بناء پر اس کو ترک کر دے۔ اور یہی مطلب ہے نماز میں سستی کرنے کا کیونکہ یہ معنی نہیں کہ نماز کو کچھ نہ سمجھتا ہوں یا نماز کو حقیر سمجھتا ہو والی عیاذ باللہ (اس سے اللہ کی پناہ)

منیۃ المصلی مع تعلیق الحجی صفحہ ۳۳۸ مطبع مجلس البرکات مبارک پور، ہند
مینیۃ المصلی کی عبارت یہ ہے:

وَيَكْرَهُ أَنْ يُصْلِي حَاسِمَةً رَأْسَةً تَكَاسِلًا وَتَهَاوُنًا

ترجمہ:- اور مکروہ ہے کہ سستی اور کاملی کی وجہ سے نگے سر نماز پڑھے۔
اور اس کے تحت تعلیق الحجی میں ہے

وَيَكْرَهُ أَنْ يُصْلِي مَكْسُوفَ الرَّأْسِ مَعَ قُدْرَتِهِ عَلَى التَّغْيِيَةِ كُسْلَانِ ذَلِكَ وَ

أَصْلُ الْكَسْلِ تَرْكُ الْعَبْلِ لِعَدْمِ الْأَرَادَةِ

ترجمہ:- اور سر ڈھانپنے کی قدرت ہونے کے باوجود سستی کی وجہ سے نگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور کسل یعنی سستی کیا چیز ہے کہ سر ڈھانپنے کے عمل کا ارادہ اور نیت ہی نہ ہو۔

اور تکاسل کے تحت تعلیق الحجی میں ہے

يَكْرَهُ أَنْ يُصْلِي حَالَ كُونِهِ كَاشِفًا رَأْسَةً لِأَجْلِ الْكَسْلِ وَسَبِيلَهُ بِأَنَّ اسْتَعْتَقَلَ

تَغْيِيَتُهُ وَلَمْ يَرِهَا أَمْرًا مُهِمًا فِي الصَّلَاةِ فَتَرَكَهَا بِذِلِكَ وَهَذَا مَعْنَى قَوْلِهِمْ

تَهَاوُنًا بِالصَّلَاةِ وَلَيْسَ مَعْنَاهُ إِلَاسْتِخْفَافُ بِهَا وَإِلَاحْتِفَارُ لِأَنَّ ذَلِكَ كُفْرٌ

وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ تَعَالَى

ترجمہ:- کہ نگے سر ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے جبکہ بوجہ سستی کے ہوا اور سبب یہ ہو کہ سر ڈھانپنے کو بوجہ سمجھتا ہو اور یہ سر ڈھانپنے کے عمل کو نماز میں

ضروری نہ سمجھتا ہو جس کی بناء پر اس کو ترک کرتا ہے۔ اور نماز میں تہاون یعنی سُستی نہ ہواں کا یہی مطلب ہے۔ اس کا معنی نماز میں سر ڈھانپنے کو خفیف یا حقیر سمجھنا نہیں کیونکہ نماز میں سر پر کپڑا لینے کو حقیر اور معمولی سمجھنا تو کفر ہے (اللہ تعالیٰ کی اس سے پناہ)

فتح القدير جلد اول صفحہ ۳۶۵ مطبع دار احیاء التراث العربي بیروت

اور یہی حکم مندرجہ ذیل فتاویٰ جات میں بھی موجود ہے:

طبع دارالكتب العلمية بیروت	در مختار ورد المختار	جلد ۲ صفحہ ۷۰
طبع دارالمعرفت بیروت	فتاویٰ عالمگیری	جلد اول صفحہ ۱۰۶
طبع رشید یہ کوئٹہ	خلاصۃ الفتاویٰ	جلد اول صفحہ ۵۸
طبع مکتبہ عربیہ کافی روڈ کوئٹہ	طحطاوی علی در مختار	جلد اول صفحہ ۲۷۱
طبع دارالكتب العلمية بیروت	بنایہ شرح ہدایہ	جلد ۲ صفحہ ۳۲
طبع دارالكتب العلمية بیروت	بدائع الصنائع	جلد ۲ صفحہ ۸۸
طبع نورلکشور کھنو	عین الہدایہ شرح ہدایہ	جلد اول صفحہ ۵۱۳
طبع سعید اتفاق ایم کمپنی کراچی	شرح نقایہ	جلد اول صفحہ ۲۱۸
طبع ملک سراج دین لاہور	شرح وقاریہ	جلد اول صفحہ ۱۹
طبع ملک سراج دین لاہور	عمدة الرعاية	جلد اول صفحہ ۱۹
طبع مجید کانپوری	نور الہدایہ	جلد اول صفحہ ۱۰۹
طبع لحر وستہ حیدر آباد کن ہند	فتاویٰ النوازل	صفحہ ۵۲
طبع رضا فاؤنڈیشن لاہور	فتاویٰ رضویہ	جلد ۷ صفحہ ۳۸۹
طبع دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور	فتاویٰ نوریہ	جلد اول صفحہ ۵۰۲
طبع نوری کتب خانہ لاہور	مقیاس صلاۃ	صفحہ ۸۰ تا ۸۱

فتاویٰ ملتقی الاجر

صفحہ ۱۸ خورشید مطبع سی دیونِ عمومیہ قارشوںدھ و مردو

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعة جلد اول صفحہ ۲۵۵ مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

کتاب الفقہ جلد اول صفحہ ۳۴۳ مطبع علماء الکیڈی شعبہ مطبوعات محکمہ اوقاف پنجاب لاہور

فتاویٰ رحیمیہ جلد ۶ صفحہ ۳۵۱، مطبع دارالاشاعت کراچی

ایضاً جلد ۸ صفحہ ۱۵۰

فتاویٰ حقانی جلد ۳ صفحہ ۲۱۳ مطبع اکوڑہ خٹک

جدید فقہی مسائل جلد اول صفحہ ۹۶ مطبع زمزم پبلشرز

نوٹ ہم نے قرآن و حدیث اور فقہ کی روشنی میں نہایت مفصل و مدلل طور پر نگے سر نماز پڑھنے کو ناجائز ثابت کر دیا ہے اور بدالک سرڑھانپ کرنماز پڑھنے کے عمل کو خدا اور رسول کا پسندیدہ اور مقبول ترین عمل ثابت کر دیا ہے۔

الجواب (۲) سرچھپانا / ڈھانپنا ٹوپی پہننا یا عمامہ باندھنا اسلامی لباس میں داخل

ہے۔ اس کی خاص فضیلت و اہمیت آئی ہے۔ کھلے سر لوگوں کے سامنے آنا جانا ویسے بھی بے ادبی اور بے حیائی ہے۔ آپ ﷺ اور حضرات صحابہ، تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین و سلف صالحین، مثالخواہ محدثین اور آئمہ دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی یہ عادت نہ تھی بلکہ یہ تو یہود و نصاریٰ اور غیروں کی پیروی ہے۔

ملاحظہ: وحضرت ﷺ کا فرمان ہے

تَغْيِيَةُ الرَّأْسِ بِالثَّمَارِ فِتْهَةٌ وَّ بِاللَّيْلِ رِيمَةٌ

ترجمہ: دن کے وقت سرڑھانپنا عقلمندی اور رات کے وقت بے قراری ہے۔

کنزل العمال جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۳ مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

الجامع الصغير و زیادہ (فتح الکبیر) صفحہ ۲۶۲ حدیث نمبر ۲۴۶۳ مطبع اسلامی بیروت

اور ملاحظہ ہو فرمان حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

حضرت قطب ربانی محبوب سجافی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ

وَيَكُرَهُ كَشْفُ الرَّأْسِ بِيُنَّ النَّاسِ

ترجمہ: اور لوگوں کے سامنے کھلنے سر پھرنا مکروہ (نا جائز) ہے۔

صفحہ ۵۰ مطبع رفیق عام لاہور
غذیۃ الطالبین

اور امام ابن جوزی لکھتے ہیں

وَلَا يَخْفَى عَلَى عَاقِلٍ أَنَّ كَشْفَ الرَّأْسِ مُسْتَقْبَلٌ وَفِيهِ إِسْقَاطٌ مُرْوَثٌ وَتَرْكٌ آدِبٌ

تلیبیں ابلیس صفحہ ۳۷۸ مطبع کتب خانہ مجید یہ ملتان

ترجمہ: یعنی عقل مند پر یہ بات مخفی نہیں کہ (عام حالات میں بھی) کھلنے سر لوگوں کے سامنے پھرنا ممکن ہے، انسانیت کے خلاف اور بے ادبی ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ حضور ﷺ کے ارشاد اور حضور غوث الاعظم کے فرمان اور امام جوزی کے مطابق نمازو خدا کی بارگاہ میں حاضری کا وقت ہے یہ تو کجا بلکہ عام حالات میں بھی نگے سر پھرنا بہت برا اور خدا رسول اور اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے نزدیک ناپس دیدہ عمل ہے۔ چہ جائے کہ نمازو نگے سر پڑھی جائے اور پھر کپڑے یا ٹوپی یا عمامہ کے ہوتے ہوئے یہ کھاں لکھا ہے؟ کہیں بھی نہیں لکھا۔

— مرادِ ما نصیحت بود و گفتہم حوالت بخدا کردیم و رفتہم

هَذَا مَا عِنِّي وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ بِالصَّوَابِ وَإِلَيْهِ الْبَرْجَعُ وَالْمَابُ

محمد عبد الغفور الوری غفرله

مہتمم جامعہ مجددیہ فیاض العلوم

منڈی رائے گوڈ لاہور پاکستان

09-07-2018

جامعہ مجددیہ فیاض العلوم رائے ونڈ لاہور

جامعہ فیاض العلوم اہل سنت و جماعت کی مشہور دینی درسگاہ ہے

==== جس میں =====

قرآن پاک حفظ و ناظرہ قراءت و تجوید کے ساتھ ساتھ مکمل درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے

جامعہ کا شعبہ جامعہ الطالبات بھی قائم ہے جس میں بیرونی طالبات کو حفظِ قرآن، تجوید اور عالمہ فاضلہ کو رسز پڑھائے جاتے ہیں۔

جامعہ میں طلبہ و طالبات کی رہائش، خوراک، لباس، علاج معالجہ کا بہترین انتظام ہے۔ مخیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر سعادتِ دارین حاصل کریں۔

برائے رابطہ

محمد عبد الغفور الوری، بانی و ہتھیم جامعہ فیاض العلوم غلہ منڈی رائے ونڈ، لاہور

حافظ محمد مطلوب بن مولانا فیاض محمد 042-35390243, 0300-4256623

===== برائے رابطہ UK =====

17-Oxley Road Preston, Lancashire, (PR1-5QH) England

0044 7811808452, 0044 7772465864, 00447791543745

مؤلف کی طبع شدہ کتب

(۱) فتاویٰ مفتی محمد عبدالغفور الوری (جلد اول)

(۲) فتاویٰ مفتی محمد عبدالغفور الوری (جلد دوم)

(۳) عراق امریکہ جنگ معرکہ حق و باطل اور شرعی فتویٰ

(۴) سور روحاںی اعلامیہ فیورک تنظیم کے دستور پر ایک اہم فتویٰ

(۵) حسن المقال فی قصر الصلاوة و عدمہ مع الاحل العیال

(۶) انوار المصابح لختم القرآن فی التراویح

(۷) تبلیغی جماعت کا صحیح رخ (۸) تعارف مدرسہ

(۹) توسل کا شیوت (۱۰) شرح صرف بہائی

(۱۱) مقالات الوری (۱۲) چهل احادیث

(۱۳) خلاصہ علم میراث (۱۴) شرح میزان الصرف

(۱۵) نگے سر نماز پڑھنا منع ہے

مؤلف کی زیر طبع کتب

(۱۶) شرح نظم مائیہ عامل (۱۷) ترجمہ فتاویٰ خیریہ

(۱۸) شرح دیباچہ گلستان